فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۴۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا قادیانیت اقلیت ہے؟

جواب: غلام احمد قادیانی کاذب، مفتر، زندیق، ملحد، دجال، کافر اور مرتد تھا۔ اس کا ارتداد کئی وجوہ سے تھا؛ ① دعویٰ نبوت ② دعویٰ شریعت ③ انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین ④ متواتر ضروریات دین کا انکار ⑤ انبیائے کرام علیہم السلام کو سب وشتم کرنا۔

مرزا کے بے شمار کفریات ہیں، جو اس کی اپنی کتب سے عیاں ہیں۔ اس کے زندیق ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس نے شریعت کے الفاظ کی حقیقت بدل دی، یوں ملحد ٹھہرا۔

یاد رہے کہ اسلام میں چار طرح کے لوگوں کی جان و مال کی حرمت ہے؛ ① مومن ② ذمی، جس کے ساتھ یہ معاہدہ ہو کہ وہ جزیہ دے کر پُر امن طریقے سے اسلامی ریاست میں رہے گا ③ جس کے ساتھ یہ معاہدہ طے پا جائے کہ نہ وہ مسلمانوں سے جنگ کرے گا اور نہ مسلمان اس سے جنگ کریں گے۔ ④ ایسا شخص، جو نہ تو ذمی ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے، لیکن وہ ایک محدود مدت تک اَمان طلب کر لیتا ہے کہ میں کسی بھی غرض سے آپ کی سلطنت میں رہوں گا، اسے امان حاصل ہے۔ تمام کفار کو اقلیت کے حقوق حاصل ہیں۔

اگر کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو جائز سمجھے، تو وہ مرتد کافر ہے۔ اگر وہ خود دعویٰ نبوت کر دے، تو بھی مرتد کافر ہے۔ اگر کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے، تو بھی مرتد کافر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ تینوں خرابیاں پائی جاتی تھیں۔ اس سب کے باوجود جو ایسے کی

تصدیق کرے، وہ اُس جیسا مرتد کافر ہے۔

قادیانی نہ صرف مرزا کو نبی مانتے ہیں، بلکہ اُس کی جھوٹی نبوت کی دعوت بھی دیتے ہیں اور جو اسے نبی نہ مانے، اسے مسلمان بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام کے الفاظ کی حقیقت کو بھی بدلتے ہیں، لہٰذا ان کا کفر عام کفر نہیں ہے، بلکہ ان کا کفر، کفر ارتداد مغلظ ہے۔ ایسوں کو کسی اسلامی سلطنت میں رہنے کا کوئی حق نہیں، چہ جائیکہ انہیں اقلیت تسلیم کر لیا جائے۔ اسلام میں ان کی کوئی حرمت ہے، نہ حقوق۔ ارتداد کی وجہ سے ان کی سزا قتل ہے، خواہ پیدائشی قادیانی ہوں، یا بعد میں مرتد ہو گئے ہوں، دونوں کا حکم ایک ہی ہے، البتہ یہ ذمہ داری مسلمان حکمران کی ہے، عام انسان کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔

❁ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (620ھ) لکھتے ہیں:

مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ، أَوْ صَدَّقَ مَنِ ادَّعَاهُ، فَقَدِ ارْتَدَّ .

''جو نبوت کا دعوی کرتا ہے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرتا ہے، وہ مرتد ہے۔''

(المُغني : 28/9)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ أَثْبَتَ نَبِيًّا بَعْدَ مُحَمَّدٍ فَهُوَ شَبِيهٌ بِأَتْبَاعِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ وَأَمْثَالِهِ مِنَ الْمُتَنَبِّئِينَ .

''جو محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کا اثبات کرتا ہے، وہ مسیلمہ کذاب اور اس جیسے دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کے پیرکاروں کے حکم میں ہے۔''

(منهاج السّنّة : 187/6)

❁ سعودی عرب کے مفتی اعظم، علامہ ابن باز رحمہ اللہ (1420ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ ادَّعٰى أَنَّهٗ نَبِيٌّ أَوْ أُوحِيَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَالْقَادِيَانِيَّةِ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ ضَالٌّ مُّضِلٌّ مُّرْتَدٌّ عَنْ دِينِ الْإِسْلَامِ .

''جو دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے یا اس پر کوئی وحی نازل ہوئی ہے، تو وہ کافر، گمراہ، گمراہ گر اور دین اسلام سے مرتد ہے، جیسا کہ قادیانی ہیں۔''

(مَجموع فتاوی ابن باز : 28/6)

۞ علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (1421ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ نَبِيٌّ بَّعْدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَهُوَ كَاذِبٌ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ، وَمَنْ صَدَّقَهٗ فِي ذٰلِكَ؛ فَهُوَ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ، وَلَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے، وہ کافر اور جھوٹا ہے، اس کا خون اور مال حلال ہے، نیز جس نے مدعی نبوت کی تصدیق کی وہ بھی کافر ہے، اس کا مال وجان بھی حلال ہے، ایسا شخص نہ مسلمان ہے اور نہ امت محمدیہ میں داخل ہے۔''

(مَجموع ورسائل العثيمين : 478/9)

۞ سعودی علما کا فتویٰ ہے:

...... هٰؤُلَاءِ كُفَّارٌ مُّرْتَدُّونَ عَنِ الْإِسْلَامِ وَإِنْ زَعَمُوا أَنَّهُمْ مُسْلِمُونَ، وَإِنِ اجْتَهَدُوا فِي الدَّعْوَةِ إِلَيْهِ عَلٰى عَقِيدَتِهِمْ وَطَرِيقَتِهِمْ؛ كَجَمَاعَةِ الْقَادِيَانِيَّةِ الْأَحْمَدِيَّةِ الَّذِينَ أَنْكَرُوا خَتْمَ النُّبُوَّةِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَعَمُوا أَنَّ غُلَامَ أَحْمَدَ الْقَادِيَانِيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ وَرَسُولُهٗ، أَوْ أَنَّهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، أَوْ تَقَمَّصَتْ رُوحُ مُحَمَّدٍ أَوْ عِيسٰى بَدَنَهٗ فَكَانَ بِمَنْزِلَتِهٖ فِي النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ .

''......یہ لوگ کافر اور اسلام سے مرتد ہیں، اگر چہ یہ خود کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں اور اپنے عقیدے اور طریقے کے مطابق اسلام کی طرف دعوت بھی دیتے ہیں، جیسے قادیانی احمدی فرقہ، جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کا نبی اور رسول ہے یا وہ مسیح (موعود) عیسیٰ بن مریم ہے یا محمد کریم (ﷺ) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کی روح غلام احمد کے بدن میں داخل ہو چکی ہے، یوں اسے نبوت اور رسالت کا مقام حاصل ہو گیا ہے۔''(فتاوی اللّجنة الدّائمة : 226/2)

۞ علامہ صالح بن فوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنِ ادَّعٰى عَدَمَ خَتْمِ النُّبُوَّةِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ صَدَّقَ مَنْ يَّدَّعِي ذٰلِكَ؛ فَهُوَ مُرْتَدٌّ عَنْ دِينِ الْإِسْلَامِ، وَلِهٰذَا حَكَمَ الصَّحَابَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّدَّةِ، وَقَاتَلُوهُ هُوَ وَأَتْبَاعَهٗ، وَسَمَّوْهُمْ بِالْمُرْتَدِّينَ، وَهٰذَا مِمَّا أَجْمَعَ عَلَيْهِ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِينَ سَلَفًا وَّخَلَفًا .

''جس نے محمد کریم ﷺ کے خاتم النبیین نہ ہونے کا دعویٰ کیا، یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کی، تو وہ دین اسلام سے مرتد ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محمد

رسول اللہ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والوں پر ارتداد کا فتویٰ لگایا تھا، متنبّی سے بھی قتال کیا اور اس کے پیروکاروں سے بھی، نیز انہیں مرتد بھی قرار دیا۔ پہلے اور بعد والے مسلمان اہل علم کا اس پر اجماع ہے۔''

(الإرشاد إلی صحیح الاعتقاد، ص 213)

۞ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (۱۳۵۳ھ) نقل کرتے ہیں:

هٰذَا وَمَنْ تَبِعَهٗ مُلْحِدٌ زِنْدِيقٌ كَافِرٌ مُّرْتَدٌّ بِلَا رَيْبٍ وَّشَكٍّ، وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى وَهُوَ الْحَقُّ وَفِيهِ الصَّوَابُ، وَكَذَا مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ بَعْدَ اطِّلَاعِهٖ عَلٰى كُفْرِيَاتِهٖ فَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِ، وَلَعْنَةٌ فِي الدُّنْيَا وَذِلَّةٌ فِي الْآخِرَةِ، وَعَذَابٌ وَّعِقَابٌ، كَيْفَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ هٰذَا وَمَنْ تَبِعَهٗ خَارِجًا عَنِ الْإِسْلَامِ مُرْتَدًّا، لَمْ يَكُنْ مُسَيْلَمَةُ وَأَتْبَاعُهٗ وَأَمْثَالُهٗ كَافِرًا مُّرْتَدًّا عِنْدَ الْجَزَاءِ يَوْمَ الْحِسَابِ.

''مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے دونوں بلا شک وشبہ ملحد، زندیق، کافر اور مرتد ہیں۔ یہی فتویٰ ہے، درست اور حق بات بھی یہی ہے۔ اسی طرح جو مرزا قادیانی کے کفریات جاننے کے بعد بھی اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے، تو اس پر بھی وہی فتویٰ لگے گا، جو مرزا قادیانی پر فتویٰ لگا ہے، دنیا میں لعنت اور آخرت میں رسوائی اس کا مقدر ہے، نیز عذاب اور سزا کا مستحق بھی ہے۔ اگر مرزا قادیانی اور اس کو ماننے والے اسلام سے خارج اور مرتد نہیں ہے، تو مسیلمہ وغیرہ اور ان کے ماننے والے بھی روز آخرت کافر مرتد نہیں ہوں گے۔''

(إکفار الملحدین في ضروریات الدّین، ص 165)

(سوال): کیا اولیاء اللہ کو عالم میں تصرف کا اختیار ہے؟

(جواب): یہ اولیاء اللہ کی شان میں غلو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو کائنات میں تصرف کا اختیار نہیں دیا۔

جب نبی کریم ﷺ عالم کی خبر نہیں رکھتے، نہ ہی تصرف کر سکتے ہیں، تو اور کون ہے، جو اس کی طاقت رکھتا ہو؟ معلوم ہوا کہ یہ محض اختراع اور تحریف ہے۔

❁ علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں:

فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰی : ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا﴾(الحجّ : ۷۳)إلخ إِشَارَةٌ إِلٰی ذَمِّ الْغَالِينَ فِي أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی، حَيْثُ يَسْتَغِيثُونَ بِهِمْ فِي الشِّدَّةِ غَافِلِينَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَيَنْذُرُونَ لَهُمُ النُّذُورَ، وَالْعُقَلَاءُ مِنْهُمْ يَقُولُونَ : إِنَّهُمْ وَسَائِلُنَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی، وَإِنَّمَا نَنْذُرُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَجْعَلُ ثَوَابَهٗ لِلْوَلِيِّ، وَلَا يَخْفٰی أَنَّهُمْ فِي دَعْوَاهُمُ الْأُولٰی أَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ، الْقَائِلِينَ : إِنَّمَا نَعْبُدُهُمْ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰی، وَدَعْوَاهُمُ الثَّانِيَةُ لَا بَأْسَ بِهَا لَوْ لَمْ يَطْلُبُوا مِنْهُمْ بِذٰلِكَ شِفَاءَ مَرِيضِهِمْ أَوْ رَدَّ غَائِبِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ، وَالظَّاهِرُ مِنْ حَالِهِمُ الطَّلَبُ، وَيُرْشِدُ إِلٰی ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَوْ قِيلَ : انْذُرُوا لِلّٰهِ تَعَالٰی وَاجْعَلُوا ثَوَابَهٗ لِوَالِدَيْكُمْ، فَإِنَّهُمْ أَحْوَجُ مِنْ أُولٰئِكَ الْأَوْلِيَاءِ لَمْ يَفْعَلُوا، وَرَأَيْتُ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَسْجُدُ عَلٰی أَعْتَابِ

حَجَرِ قُبُورِ الْأَوْلِيَاءِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّثْبُتُ التَّصَرُّفَ لَهُمْ جَمِيعًا فِي قُبُورِهِمْ، لٰكِنَّهُمْ مُّتَفَاوِتُونَ فِيهِ حَسَبَ تَفَاوُتِ مَرَاتِبِهِمْ، وَالْعُلَمَاءُ مِنْهُمْ يَحْصُرُونَ التَّصَرُّفَ فِي الْقُبُورِ فِي أَرْبَعَةٍ أَوْ خَمْسَةٍ، وَإِذَا طُولِبُوا بِالدَّلِيلِ قَالُوا : ثَبَتَ ذٰلِكَ بِالْكَشْفِ، قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، مَا أَجْهَلَهُمْ وَأَكْثَرَ افْتَرَائَهُمْ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّزْعَمُ أَنَّهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ وَيَتَشَكَّلُونَ بِأَشْكَالَ مُخْتَلِفَةٍ، وَعُلَمَاؤُهُمْ يَقُولُونَ : إِنَّمَا تَظْهَرُ أَرْوَاحُهُمْ مُّتَشَكَّلَةً وَّتَطُوفُ حَيْثُ شَاءَ تْ، وَرُبَّمَا تَشَكَّلَتْ بِصُورَةِ أَسَدٍ أَوْ غَزَالٍ أَوْ نَحْوِهٖ، وَكُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ لَّا أَصْلَ لَهٗ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَكَلَامِ سَلَفِ الْأُمَّةِ، وَقَدْ أَفْسَدَ هٰؤُلَاءِ عَلَى النَّاسِ دِينَهُمْ، وَصَارُوا ضِحْكَةً لِّأَهْلِ الْأَدْيَانِ الْمَنْسُوخَةِ فِي الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى، وَكَذَا لِأَهْلِ النِّحَلِ وَالدَّهْرِيَّةِ، نَسْأَلُ اللّٰهُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ .

''فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا﴾(الحجّ : ۷۳) ***''بلاشبہ جن کو[اے مشرکو] تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔'' اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے، جو اولیاء اللہ کے بارے میں غلو کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر مصیبت میں ان اولیاء سے مدد طلب کرتے ہیں اور***

ان کے نام پر نذر و نیاز دیتے ہیں۔ان میں سے 'دانشور'لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ اولیاء تو ہمارے لیے اللہ کی طرف وسیلہ ہیں اور یہ نذر و نیاز تو ہم اللہ کے لیے دیتے ہیں، البتہ اس کا ثواب اس ولی کو پہنچاتے ہیں۔اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ اپنے پہلے دعوے میں بالکل ان بت پرستوں جیسے ہیں جو کہتے تھے کہ ہم ان بتوں کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔رہا دوسرا دعویٰ تو اس میں کوئی حرج نہ ہوتا اگر وہ بزرگوں سے اپنے مریضوں کے لیے شفاء اور غائب ہونے والوں کی واپسی وغیرہ کا مطالبہ نہ کرتے[حالانکہ شرعاً یہ بھی ناجائز ہے۔ناقل]۔ان کی حالت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بزرگوں سے مانگنے کے لیے ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔اگر ان سے کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر و نیاز دو اور اس کا ثواب (اولیاء) کی بجائے اپنے والدین کو پہنچاؤ، کیونکہ تمہارے والدین ان اولیاء سے بڑھ کر ثواب کے محتاج ہیں، تو یہ مشرکین ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے، [اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا مقصد بزرگوں سے مانگنا ہی ہوتا ہے]۔میں نے بہت سے مشرکین کو دیکھا ہے کہ اولیاء کی قبروں کے پتھروں پر سجدہ کر رہے ہوتے ہیں۔بعض مشرکین تو سب اولیاء کے لیے ان کی قبروں میں تصرف (قدرت) بھی ثابت کرتے ہیں، البتہ مراتب کے اعتبار سے یہ تصرف مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ان مشرکین کے 'اہل علم' قبروں میں اولیاء کے لیے چار یا پانچ قسم کا تصرف ثابت کرتے ہیں، لیکن جب ان سے دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ چیز کشف سے ثابت ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو

تباہ و برباد کرے، یہ کتنے جاہل اور جھوٹے لوگ ہیں! ان میں سے بعض یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اولیاء اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں، جبکہ ان کے 'اہل علم' کا کہنا ہے کہ اولیاء کی صرف روحیں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ ان کے بقول بسا اوقات اولیاء کی روحیں شیر، ہرن وغیرہ کی شکل بھی اختیار کر لیتی ہیں۔ یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں، کتاب و سنت اور اسلافِ امت کے کلام میں ان کا کوئی ثبوت نہیں۔ ان مشرکین نے (سادہ) لوگوں کا دین بھی برباد کر دیا ہے، ایسے لوگ یہود و نصاریٰ، دیگر ادیانِ باطلہ کے پیروکاروں اور بے دین لوگوں کے سامنے مذاق بن گئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔''

(روح المَعاني : 2/212-213)

۞ نیز فرماتے ہیں:

مِنْ أُولٰئِكَ عَبَدَةُ الْقُبُورِ، النَّاذِرُونَ لَهَا، الْمُعْتَقِدُونَ لِلنَّفْعِ وَالضَّرِّ، مِمَّنِ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ بِحَالِهِ فِيهَا، وَهُمُ الْيَوْمَ أَكْثَرُ مِنَ الدُّودِ .

''ان مشرکوں میں سے بعض وہ ہیں جو قبروں کے پجاری ہیں، ان پر نذر و نیاز دیتے ہیں اور ان لوگوں سے نفع و نقصان کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ قبر میں جن کی حالت کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ موجودہ دور میں ایسے مشرکین کیڑے مکوڑوں سے بھی زیادہ ہوگئے ہیں۔''

(روح المَعاني : 17/67)

(سوال): یہ کہنا کہ ولی سرخ و سفید کے مختار بنا دیے گئے ہیں، کیسا ہے؟

(جواب): یہ اولیا کی شان میں غلو ہے، اللہ تعالیٰ نے کسی کو سرخ وسفید کا مختار نہیں بنایا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾(آل عمران : ۱۲۸)

''(اے نبی!) آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ﴾(آل عمران : ۱۵٤)

''(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ تمام اختیارات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ﴾

(الکہف : ۲۳)

''(اے نبی!) آپ کسی کام کے متعلق یہ نہ کہا کریں کہ میں کل یہ کام کروں گا، مگر یہ کہ اللہ چاہے گا (تو کروں گا)۔''

ان آیات میں نبی کریم ﷺ سے نفع ونقصان کے اختیارات کی نفی کی گئی ہے۔جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو عالم کا مختار نہیں بنایا، تو اور کون ہے، جسے عالم کا مختار مانا جائے؟

❁ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کے بعد یہ ذکر کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

''اللہ! تیری عطا میں کوئی بندش نہیں ڈال سکتا، جسے تو نہ دے، اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا اور تیرے مقابلہ میں کسی کی بزرگی کام نہیں آسکتی۔''

(صحيح البخاري : 844، صحيح مسلم : 593)

سوال: بعض کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی لوح محفوظ پر نظر ہوتی ہے، انہیں ما کان وما یکون کا علم دے دیا گیا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ اولیائے کرام کی شان میں غلو ہے، اللہ تعالیٰ نے کسی کو ما کان وما یکون کا علم نہیں دیا۔ قرآن، احادیث، اجماع اور منہج سلف میں یہ بات نہیں ملتی۔ غیب اللہ کا خاصہ ہے، اللہ کے علاوہ کسی نبی یا ولی کے لیے غیب ثابت کرنا شرک ہے۔

سوال: یہ کہنا کہ ''بتوں کی آیتیں اولیاء اللہ یا انبیائے کرام پر چسپاں کرنا خوارج کا طریقہ ہے۔'' کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ کہنا کہ یہ خوارج کا طریقہ ہے، بے دلیل اور بے ثبوت بات ہے۔ جو لوگ انبیائے کرام اور اولیاء اللہ کو اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے، ان کے نام کی پکار کرتے تھے، ان کے نام کی نذر و نیاز پیش کرتے، یقیناً وہ آیات جن میں شرک اور اہل شرک کی مذمت آئی ہے، وہ انہی لوگوں پر منطبق ہوتی ہیں، کیونکہ بت پرستی اور قبر پرستی میں کوئی فرق نہیں، دونوں کے مدنظر شخصیات ہوتی ہیں۔ بتوں کو انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی شکلوں پر تراشا جاتا تھا، کعبہ میں بھی ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام اور مریم علیہا السلام کی مورتیاں نصب تھیں۔

فائدہ:

❁ بکیر بن عبداللہ اشج رحمہ اللہ نے نافع مولیٰ ابن عمر سے پوچھا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خوارج کے متعلق کیا رائے رکھتے تھے؟ نافع رحمہ اللہ نے کہا:

يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ انْطَلَقُوا إِلٰى آيَاتٍ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا فِي الْمُؤْمِنِينَ .

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خوارج کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے، کہ خوارج کفار کے متعلق نازل ہونے والی آیات کو مومنوں پر چسپاں کر دیتے تھے۔''

(صحيح البخاري معلقًا، قبل الحديث : 6930، تغليق التّعليق لابن حجر : 259/5، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

اس اثر کا مطلب یہ ہے کہ خوارج مسلمانوں کی تکفیر کرتے تھے اور کفر پر دلالت کرنے والی جتنی آیات ہیں، وہ مسلمانوں پر چسپاں کر دیتے تھے۔ ایسا وہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہوئے کرتے تھے، نہ کہ مسلمان سمجھتے ہوئے۔

لہٰذا آج اگر کوئی شرک سے متعلق آیات مشرکوں پر فٹ کرتا ہے، تو بالکل درست ہے، کیونکہ وہ آیات صرف بتوں سے ہونے والے شرک کے متعلق نازل نہیں ہوئیں، بلکہ شرک کی تمام صورتوں اور حالتوں کے متعلق نازل ہوئیں۔ کل کلاں کوئی درختوں کی پکار کرنے والا کہے گا کہ یہ آیات تو بتوں کے بارے میں ہیں! درختوں کے بارے میں نہیں۔ جس طرح آج قبروں کی پوجا کرنے والے کہتے ہیں۔

(سوال): کیا بزرگوں کے مزارات پر حاضری باعث برکت ہے؟

(جواب): قبروں پر مزار بنانا غیر اسلامی عمل ہے، یہ قبروں کی غیر شرعی تعظیم ہے، یہ کافر قوموں کا شعار ہے، ان کی تاریخ شیعیت سے ملتی ہے:

❀ مشہور شیعہ محمد حسن حائری نے لکھا ہے:

قَالَتِ الْإِمَامِيَّةُ : يَجُوْزُ بِنَاءُ الْقُبُوْرِ لِلْأَنبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ، وَتَشْيِيْدِهَا وَحِفْظِهَا .

''امامیہ (شیعہ کا ایک گروہ) کا کہنا ہے کہ انبیا اور اولیا کی قبروں پر تعمیر کرنا، انہیں پختہ کرنا اور ان کی حفاظت کرنا جائز ہے۔''

(البراهين الجَليّة، ص41)

قبروں پر مزار یا قبے بنانا حرام ہے، قرآن وحدیث اور آثار سلف سے اس کی اجازت نہیں ملتی، بلکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پختہ کرنے، اس پر بیٹھنے اور تعمیر سے منع فرمایا۔''

(صحيح مسلم : 970)

❁ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت کچھ وصیتیں فرمائی تھیں۔ ایک وصیت یہ تھی:

لَا تَجْعَلُوا عَلٰى قَبْرِي بِنَاءً .

''میری قبر پر عمارت نہ بنانا۔''

حاضرین نے ان سے پوچھا:

أَوَسَمِعْتَ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ : نَعَمْ، مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''کیا آپ نے اس بارے کوئی بات سنی؟ فرمایا: جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔''

(مسند الإمام أحمد : 397/4، وسندهٗ حسنٌ)

﴾ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ رَأَيْتُ مِنَ الْوُلَاةِ مَنْ يَّهْدِمَ بِمَكَّةَ مَا يُبْنٰى فِيْهَا فَلَمْ أَرَ الْفُقَهَاءَ يَعِيبُونَ ذٰلِكَ .

''میں نے حکمرانوں کو مکہ میں قبروں سے عمارتیں گراتے دیکھا ہے، کوئی فقیہ ان پر اعتراض کرتا نظر نہیں آیا۔''

(كتاب الأمّ :316/1)

﴾ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ أَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ : وَلَا فَرْقَ فِي الْبِنَاءِ بَيْنَ أَنْ يَبْنِيَ قُبَّةً أَوْ بَيْتًا أَوْ غَيْرَهُمَا وَيُهْدَمُ هٰذَا الْبِنَاءُ بِلَا خِلَافٍ .

''شوافع کہتے ہیں کہ قبر پر کسی قسم کی عمارت، قبہ یا گھر وغیرہ بنانا برابر ہے، اس کے گرانے پر اجماع ہے۔''

(المَجموع شرح المُهذّب : 298/5)

سوال: جو کہے کہ ''اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاۃ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں۔'' اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ اولیائے کرام کی شان میں غلو ہے، اسلاف اُمت میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں، یہ بدعی نظریہ ہے، جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

جب انسان فوت ہوتا ہے، تو اس کی روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے اور اللہ کے پاس چلی جاتی ہے، قبروں میں دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

سوال: جو کہے کہ ''مرنے کے بعد اولیاء اللہ کا علم وادراک وسمع وبصر پہلے کی بہ

نسبت زیادہ قوی ہوجاتا ہے۔''اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ بدعی نظریہ ہے، کتاب وسنت اور اسلاف امت اس کی تائید نہیں کرتے، یہ اولیا کی شان میں غلو ہے۔فوت شدگان، دنیا والوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ﴾(الأحقاف : ٥)

''اس سے بڑا گمراہ کون ہوسکتا ہے، یہ اللہ کے سوا اسے پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کو جواب نہیں دے سکتے، وہ تو ان کی دعا و پکار سے غافل ہیں۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾(القصص : ٨٨)

''اللہ کے سوا کسی اور کو مت پکارو، اس کے سوا کوئی الہ نہیں۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَ كُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾

(فاطر : ١٤)

''اگر تم ان کو پکارو، تو وہ تمہاری پکار تک نہیں سن سکتے اور اگر سن لیں تو اس کا جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور آپ کو (اللہ) خبیر کی طرح کوئی خبر نہیں دے گا۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾(الرَّعد : ١٤)

''جولوگ غیراللہ سے دعائیں کرتے ہیں، وہ غیران پکارنے والوں کی کوئی دعا قبول نہیں کرتے، مگر اس شخص کی طرح جس نے پانی کی طرف ہتھیلیاں پھیلائیں، تاکہ پانی اس کے منہ تک آسکے، حالاں کہ وہ پانی اس کے منہ تک نہیں پہنچتا، (غیراللہ سے) کافروں کی دعا سراسر بے سود ہے۔''

سوال: کیا کسی سلسلے میں بیعت ہونا ضروری ہے؟

جواب: شرعی بیعت نبی یا خلیفہ کی ہوتی ہے۔ البتہ کوئی عالم کسی عامی سے پختہ عہد و وعدہ لیتا ہے کہ آپ نماز نہیں چھوڑیں گے، وغیرہ، تو یہ جائز ہے۔

مروجہ بیعت کا کوئی ثبوت نہیں۔ کسی تابعی کا صحابی کی بیعت کرنا، کسی تبع تابعی کا تابعی کی بیعت کرنا ثابت نہیں۔ اسی طرح ائمہ مسلمین میں سے کوئی بھی بیعت کا قائل نہیں۔ بیعت کے سلسلے جائز اور ثابت نہیں، جیسے بعض اہل بدعت اپنے آپ کو قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی، وغیرہ جیسے سلسلوں کی طرف منسوب کرتے ہیں، یا خانقاہوں سے وابستہ لوگوں کے ہاتھ پر بیعت ہوتے ہیں، وغیرہ۔ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ میں فلاں صاحب کا بیعت ہوں، میں نے ان کی مریدی کا طوق اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

سوال: کیا اولیاءاللہ کے نام کی فاتحہ خوانی اچھی چیز ہے؟

جواب: مروجہ فاتحہ خوانی بدعت ہے، کتاب وسنت اور اسلاف امت کے عمل میں اس کا ذکر نہیں، یہ بعد میں شروع کی گئی۔

(سوال): بعض لوگ شریعت اور طریقت میں فرق کرتے ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

(جواب):

طریقت وغیرہ باطنی صوفیوں کی اصطلاحات ہیں، جو خود کو شریعت سے بے نیاز سمجھتے ہیں، نفس کے پجاری ہیں، مسلک محدثین کے مقابلہ میں انہوں نے اپنا دین وضع کر لیا ہے۔ ان گمراہ کن اصطلاحات سے ائمہ مسلمین ناواقف تھے۔ نبی کریم ﷺ پر شریعت نازل ہوئی، صحابہ کرام اور ائمہ عظام اسی شریعت کے پیروکار تھے۔ وہ طریقت سے نا آشنا تھے، لہٰذا طریقت وغیرہ کو رب کا راستہ قرار دینا ایجاد دین ہے۔ رب کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ شریعت ہے۔

دنیا میں شریعت کا ایک ہی راستہ ہے، وہ صراط مستقیم ہے، جسے سبیل مومنین کہا جاتا ہے۔ جو سیدھا اللہ کی جنت کو جاتا ہے۔ اسی راستے پر انبیا اور صلحا چلے۔ طریقت شریعت کے مخالف راستے کا نام ہے۔ باقی یہ ساری نسبتیں بدعی ہیں۔ اسلاف امت ان سے ناواقف تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ احناف نے شوافع، موالک اور حنابلہ کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا؟ ہر ایک تعصب کی بھینٹ چڑھ گیا۔ یہ نسبتوں والے آج بھی ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتے۔ رشتے دینا لینا بھی جائز نہیں سمجھتے۔

۞ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (۹۷۰ھ) نقل کرتے ہیں:

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو حَفْصٍ فِي فَوَائِدِهِ : لَا يَنْبَغِي لِلْحَنَفِيِّ أَنْ يُزَوِّجَ بِنْتَهُ مِنْ رَجُلٍ شَفْعَوِيِّ الْمَذْهَبِ وَهٰكَذَا قَالَ بَعْضُ مَشَايِخِنَا وَلٰكِنْ يَتَزَوَّجُ بِنْتَهِمْ، زَادَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ تَنْزِيلًا لَهُمْ مَنْزِلَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ .

''شیخ ابو حفص نے ''فوائد'' میں کہا ہے: کسی حنفی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی بیٹی کا

نکاح کسی شافع المذہب مرد سے کرے۔ ہمارے بعض مشائخ نے بھی یہی کہا ہے، البتہ شوافع کی لڑکی سے نکاح کیا جا سکتا ہے، فتاویٰ بزازیہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ شوافع کو اہل کتاب کے قائم مقام (سمجھ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح) کریں گے۔''

(البحر الرّائق : 49/2)

(سوال): جو شخص بے وضو نماز پڑھنے کو جائز کہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز کے لیے باوضو ہونا شرط ہے، اس پر کتاب وسنت کے دلائل واضح ہیں، نیز پوری امت کا اجماع ہے، لہٰذا جو اس اجماعی مسئلہ کے خلاف بے وضو نماز کے جواز کا فتویٰ دے، وہ کافر ہے، کیونکہ اس نے شریعت کے بنیادی مسئلہ کا انکار کیا ہے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾(المائدة 5 : 6)

''ایمان والو! نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو، تو چہرہ دھوو، کہنیوں سمیت ہاتھ اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوؤ اور سر کا مسح کرو۔''

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .

''جس نے وضو پر وضو کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔''

(سنن أبي داود : 62، سنن التّرمذي : 59)

جواب: سند سخت ضعیف ہے۔

① عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہے۔

② ابو غطیف ہذلی ''مجہول'' ہے۔

✿ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام : 121/1)

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، مَا احْتَرَقَ .

''اگر قرآن کو چمڑے میں لپیٹ کر آگ میں ڈالا جائے، تو آگ اسے نہیں جلائے گی۔''

(مسند الإمام أحمد : 151/4، سنن الدّارمي : 3353)

جواب: سند ضعیف ہے۔

① عبد اللہ بن لہیعہ ضعیف، مدلس اور مختلط ہے۔

② مشرح بن ہاعان کی روایت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منکر ہوتی ہے۔

سوال: قرآن کریم کی سات قرائتوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: قرآن کریم کی ساتوں قرائتیں متواتر ہیں، قرائتوں سے مراد لہجے ہیں۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

''بلاشبہ قرآن کریم سات قرائتوں میں نازل کیا گیا ہے، جو آسان لگے، اس میں تلاوت کرلیں۔''

(صحيح البخاري: 4992، صحيح مسلم: 818)

۞ علامہ احمد بن ابراہیم سروجی حنفی رحمہ اللہ (۷۱۰ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْأُمَّةَ مُجْتَمِعَةٌ مَا عَدَا الْمُعْتَزِلَةِ عَلٰى أَنَّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوَاتُرِ.

''معتزلہ کے علاوہ ساری کی ساری اُمت کا اتفاق واجماع ہے کہ سات قرأتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر ثابت ہیں۔''

(الغاية في شرح الهداية: 126/3)

سوال: کیا وضو اور تحیۃ الوضو کی وجہ سے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ جنت میں سنائی دی؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ جنت میں سنی، جس کی وجہ یہ تھی کہ بلال رضی اللہ عنہ وضو کرتے، تو کچھ رکعتیں تحیۃ الوضو کی ادا کرتے تھے۔

(صحيح البخاري: 1149، صحيح مسلم: 2458)

سوال: کیا ہر نماز کے لیے مسواک کرنا مستحب ہے؟

جواب: جی ہاں، ہر نماز کے لیے مسواک کرنا مستحب ہے۔ (مسلم: ۲۵۲)